ٱلۡبَيِّنَة Al-Bayyinah

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

In the name of Allah, Most Gracious, Most Merciful

Name

The Surah is so designated after the word *al-bayyinah* occurring at the end of the first verse.

Period of Revelation

Where was it revealed, at Makkah or Al-Madinah, is also disputed. Some commentators say, it is a Makki revelation; others say it is a Madani revelation. Ibn Az Zubair and Ata bin Yasar hold the view that it is Madani. Ibn Abbas and Qatadah are reported to have held two views, first that it is Makki, second that it is Madani. Aishah regards it as a Makki Surah. Abu Hayyan, author of *Bahr al-Muhit*, and

Abdul Munim ibn al-Faras, author of *Ahkam al-Quran*, have also preferred to regard it as Makki. As for its contents, there is nothing in it to indicate whether it was revealed at Makkah or at Al-Madinah.

Theme and Subject Matter

Its having been placed after Surahs Al-Alaq and Al-Qadr in the arrangement of the Quran is very meaningful. Surah Al-Alaq contains the very first revelation, while Surah Al-Qadr shows as to when it was revealed, and in this Surah it has been explained why it was necessary to send a Messenger along with this Book.

First of all the need of sending a Messenger has been explained, saying: The people of the world, be they from among the followers of the earlier scriptures or from among the idolaters, could not possibly be freed from their state of unbelief, until a Messenger was sent whose appearance by itself should be a clear proof of his apostleship, and he should present the Book of God before the people in its original, pristine form, which should be free from every mixture of falsehood corrupting the earlier divine Books; and which should comprise sound teachings.

Then, about the errors of the followers of the earlier Books it has been said that the cause of their straying into different creeds was not that Allah had not provided any guidance to them, but they strayed only after a clear statement of the right creed had come to them. From this it automatically follows that they themselves were responsible for their error and deviation. Now, even if after the coming of the clear statement through this Messenger (peace be

upon him), they continued to stray, their responsibility of straying would lie upon them.
In this very connection, it has been stated that the Prophets who came from Allah and the Books sent down by Him, did not enjoin anything but that the way of sincere and true service to Allah be adopted, apart from all other ways, no one else's worship, service or obedience be mixed with His, the *salat* be established and the *zakat* be paid. This same has been the true religion ever since. From this it also follows that the followers of the earlier scriptures, straying from this true religion, have added extraneous things to it, which are false, and Allah's last Messenger (peace be upon him) has come to invite them back to the same original faith.
In conclusion, it has been pointed out clearly that the followers of the earlier Books and the idolaters who would refuse to acknowledge this Messenger (peace be upon him) are the worst of creatures: their punishment is an everlasting Hell; and the people who would believe and act righteously, and would spend life in the world in awe of God, are the best of creatures: their reward is eternal Paradise wherein they will live for ever. Allah became well pleased with them and they became well pleased with Allah.

نام

نام پہلی آیت کے لفظ البینۃ کو اس سورت کا نام قرار دیا گیا ہے۔

زمانۂ نزول

اس کے مکی اور مدنی ہونے میں اختلاف ہے۔ بعض مفسرین کہتے ہیں کہ جمہور کے نزدیک یہ مکی ہے اور بعض دوسرے مفسرین کہتے ہیں کہ جمہور کے نزدیک مدنی ہے۔ ابن الزبیراور عطاء بن یسار کا قول ہے کہ یہ مدنی ہے۔ ابن عباس اور قتادہ کے دو قول منقول ہیں۔ ایک یہ کہ یہ مکی ہے اور دوسرا یہ کہ مدنی ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اسے مکی قرار دیتی ہیں۔ ابو حیان صاحب بحر المحیط اور عبد المنعم ابن الفرس صاحب احکام القرآن اس کے مکی ہونے کو ترجیح دیتے ہیں۔ جہاں تک اس کے مضمون کا تعلق ہے، اس میں کوئی علامت ایسی نہیں پائی جاتی جو اس کے مکی یا مدنی ہونے کی طرف اشارہ کرتی ہو۔

موضوع اور مضمون

قرآن مجید کی ترتیب میں اس کو سورۂ علق اور سورۂ قدر کے بعد رکھنا بہت معنی خیز ہے۔ سورۂ علق میں پہلی وحی درج کی گئی ہے۔ سورۂ قدر میں بتایا گیا ہے کہ وہ کب نازل ہوئی اور اس سورت میں بتایا گیا ہے کہ اس کتاب پاک کے ساتھ ایک رسول بھیجنا کیوں ضروری تھا۔ سب سے پہلے رسول بھیجنے کی ضرورت بیان کی گئی ہے اور وہ یہ ہے کہ دنیا کے لوگ، خواہ وہ اہل کتاب میں سے ہوں یا مشرکین میں سے، جس کفر کی حالت میں مبتلا تھے اُس سے اُن کا نکلنا اِس کے بغیر ممکن نہ تھا کہ ایک ایسا رسول بھیجا جائے جس کا وجود خود اپنی رسالت پر دلیل روشن ہو اور وہ لوگوں کے سامنے خدا کی کتاب کو اس کی اصلی اور صحیح صورت میں پیش کرے جو باطل کی ان تمام آمیزشوں سے پاک ہو جن سے پچھلی کتب آسمانی کو آلودہ کر دیا گیا ہے اور بالکل راست اور درست تعلقات پر مشتمل ہو۔ اس کے بعد اہل کتاب کی گمراہیوں کے متعلق وضاحت کی گئی ہے کہ ان کے ان مختلف راستوں میں بھٹکنے کی وجہ یہ نہ تھی کہ اللہ تعالٰی نے ان کی کوئی رہنمائی نہ کی تھی بلکہ وہ اس کے بعد بھٹکے کہ راہ راست کا بیانِ واضح ان کے پاس آچکا تھا۔ اس سے خود بخود یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اپنی گمراہیوں کے وہ خود ذمہ دار ہیں، اور اب پھر اللہ کے اس رسول کے ذریعے سے بیانِ واضح آجانے کے بعد بھی اگر وہ بھٹکتے ہی رہیں گے تو ان کی ذمہ داری اور زیادہ بڑھ جائے گی۔ اس سلسلے میں یہ بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالٰی کی طرف سے جو انبیاء بھی آئے تھے، اور جو کتب بھی بھیجی گئی تھیں، انہوں نے اس کے سوا کوئی حکم نہیں دیا تھا کہ سب طریقوں کو چھوڑ کر خالص اللہ کی بندگی کا طریقہ اختیار کیا جائے، کسی اور کی عبادت و بندگی اور اطاعت و پرستش کو اس کے ساتھ شامل نہ کیا جائے، نماز قائم کی جائے اور زکوٰۃ ادا کی جائے یہی ہمیشہ سے ایک صحیح دین رہا ہے۔ اس سے بھی یہ نتیجہ خود بخود برآمد ہوتا ہے کہ اہل کتاب نے اس اصل دین سے ہٹ کر اپنے مذہبوں میں جن نئی نئی باتوں کا اضافہ کر لیا ہے وہ سب باطل ہیں، اور اللہ کا یہ رسول جو اب آیا ہے اسی اصل دین کی طرف پلٹنے کی انہیں دعوت دے رہا ہے۔ آخر میں صاف صاف ارشاد ہوا ہے کہ جو اہل کتاب اور مشرکین

اس رسول کو ماننے سے انکار کریں گے وہ بدترین خلائق ہیں، ان کی سزا ابدی جہنم ہے، اور جو لوگ ایمان لا کر عملِ صالح کا طریقہ اختیار کرلیں گے اور دنیا میں خدا سے ڈرتے ہوئے زندگی بسر کریں گے وہ بہترین خلائق ہیں، ان کی جزا یہ ہے کہ وہ ہمیشہ جنت میں رہیں گے، اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوگئے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ	اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔	In the name of Allah, Most Gracious, Most Merciful.
لَمۡ يَكُنِ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا مِنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ وَالۡمُشۡرِكِيۡنَ مُنۡفَكِّيۡنَ حَتّٰى تَاۡتِيَهُمُ الۡبَيِّنَةُ ۙ‏ ﴿۱﴾	نہ ہونگے وہ لوگ جو کافر ہیں *1 اہل کتاب میں سے اور مشرک *2 باز رہنے والے یہاں تک کہ آجائے انکے پاس کھلی دلیل۔ *3	1. Would not, those who disbelieve *1 among the People of the Scripture and those who associate, *2 desist until there comes to them clear evidence. *3

*1 Here the word *kufr* (unbelief) has been used in its widest sense, which includes different forms of the unbelieving attitude. For example, some were unbelievers in the sense that they did not acknowledge Allah at all; some did acknowledge Allah but did not regard Him as the One and only God, but worshipped others as well, thinking they were associates in divine Being or divine attributes and powers in one way or the other; some acknowledged oneness of God but committed some kind of shirk as well; some acknowledged God but did not acknowledge His Prophets and the guidance brought by them; some acknowledged one particular Prophet and did not acknowledge another; others rejected the Hereafter. In

short, there were different kinds of *kufr* in which the people were involved. And the statement: The disbelievers from among the people of the Book and those who associate, does not mean that some of them were not involved in *kufr*, but that those who were involved in *kufr* were of two kinds: the followers of the Book and the *mushriks*. Here, *min* (among) has not been used for division but for explanation, as for example, in Surah Al-Hajj, Ayat 30, where it has been said *Fajtanib-ur rijsa min al-authan*, which means: Therefore, guard yourselves against the filth of idols, and not, guard yourselves against the filth which is in the idols. Likewise, *alladhina kafaru min ahl-il-Kitabi wal-mushrikin* means: the disbelievers from among the followers of the Book and the *mushriks*, and not, those who have disbelieved from these two groups.

1* یہاں کفر اپنے وسیع معنوں میں استعمال کیا گیا ہے جن میں کافرانہ رویہ کی مختلف صورتیں شامل ہیں۔ مثلاً کوئی اِس معنی میں کافر تھا کہ سرے سے اللہ ہی کو نہ مانتا تھا۔ کوئی اللہ کو مانتا تھا مگر اسے واحد معبود نہ مانتا تھا بلکہ خدا کی ذات، یا خدائی کی صفات و اختیارات میں کسی نہ کسی طور پر دوسروں کو شریک ٹھیرا کر اُن کی عبادت بھی کرتا تھا۔ کوئی اللہ کی وحدانیت بھی مانتا تھا مگر اس کے باوجود کسی نوعیت کا شرک بھی کرتا تھا۔ کوئی خدا کو مانتا تھا مگر اس کے نبیوں کو نہیں مانتا تھا اور اُس ہدایت کو قبول کرنے کا قائل نہ تھا جو انبیاء کے ذریعہ سے آئی ہے۔ کوئی کسی نبی کو مانتا تھا اور کسی دوسرے نبی کا انکار کرتا تھا۔ کوئی آخرت کا منکر تھا۔ غرض مختلف قسم کے کفر تھے جن میں لوگ مبتلا تھے۔ اور یہ جو فرمایا کہ "اہلِ کتاب اور مشرکین میں سے جو لوگ کافر تھے" اِس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ان میں سے کچھ لوگ کفر میں مبتلا نہ تھے، بلکہ مطلب یہ ہے کہ کفر میں مبتلا ہونے والے دو گروہ تھے۔ ایک اہلِ کتاب، دوسرے مشرکین۔ یہاں مِنْ تبعیض کے لیے نہیں بلکہ بیان کے لیے ہے۔ جس طرح سورۂ حج آیت ۳۰ میں فرمایا گیا فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ۔ اس کا مطلب یہ

ہے کہ بتوں کی گندگی سے بچو، نہ یہ کہ بتوں میں جو گندگی ہے اُس سے بچو۔ اسی طرح اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ کا مطلب بھی یہ ہے کہ کفر کرنے والے جو اہلِ کتاب اور مشرکین میں سے ہیں، نہ یہ کہ اِن دونوں گروہوں میں سے جو لوگ کفر کرنے والے ہیں۔

*2 Despite the common factor of *kufr* between them the two groups have been mentioned by separate names. The followers of the Book imply the people who possessed any of the revealed Books, even if in corrupted form, sent to the former Prophets, and they believed in it. And the *mushriks* (idolaters) imply the people who did not follow any Prophet nor believed in any Book. Although in the Quran the *shirk*, (polytheism, idolatry) of the people of the Book has been mentioned at many places, e.g. about the Christians it has been said: They say: God is one of the three (Surah Al-Maidah, Ayat 73); The Messiah is son of God (Surah At-Taubah, Ayat 30); The Messiah, son of Mary, is God (Surah Al-Maidah, Ayat 17). And about the Jews it has been said: They say: Ezra is son of God (Surah At-Taubah, Ayat 30), yet nowhere in the Quran has the term *mushrik* been used for them, but they have been mentioned as *alladhina ul-ul-Kitaba* (those who were given the Book), or by the words Jews and Christians. For they believed in the principle of *Tauhid* (Oneness of God) as the true religion, and then committed *shirk*. Contrary to this, for others than the followers of the Book, the word *mushrik* has been used as a term, for they acknowledged *shirk* (idolatry) as true religion and dis-acknowledged *Tauhid.* This distinction between the two groups holds good not only in the use of the term but also in the Shariah injunctions. Animal flesh

duly slaughtered by the followers of the Book has been declared lawful for the Muslims if they slaughter a lawful animal in the name of Allah in the prescribed way, and permission to marry their women has also been given. On the contrary, neither the animal slaughtered by the *mushriks* is lawful for the Muslims nor is marriage with their women.

*2 کفر میں مشترک ہونے کے باوجود ان دونوں گروہوں کو دو الگ الگ ناموں سے یاد کیا گیا ہے۔ اہلِ کتاب سے مراد وہ لوگ ہیں جن کے پاس پہلے انبیاء کی لائی ہوئی کتابوں میں سے کوئی کتاب، خواہ تحریف شدہ شکل ہی میں سہی، موجود تھی اور وہ اُسے مانتے تھے۔ اور مشرکین سے مراد وہ لوگ ہیں جو کسی نبی کے پیرو اور کسی کتاب کے ماننے والے نہ تھے۔ قرآن مجید میں اگرچہ اہلِ کتاب کے شرک کا ذکر بہت سے مقامات پر کیا گیا ہے۔ مثلاً عیسائیوں کے متعلق فرمایا گیا ہے کہ وہ کہتے ہیں اللہ تین خداؤں میں کا ایک ہے (المائدہ، ۷۳)۔ وہ مسیح ہی کو خدا کہتے ہیں (المائدہ، ۱۷)۔ وہ مسیح کو خدا کا بیٹا قرار دیتے ہیں (التوبہ، ۳۰)۔ اور یہود کے متعلق فرمایا گیا ہے کہ وہ عزیر کو خدا کا بیٹا کہتے ہیں (التوبہ، ۳۰)۔ لیکن اس کے باوجود قرآن مجید میں کہیں اُن کے لیے "مشرک" کی اصطلاح استعمال نہیں کی گئی بلکہ ان کا ذکر اہلِ کتاب یا اَلَّذِیْنَ اُوْتُوْا الْکِتٰبَ (جن کو کتاب دی گئی تھی)، یا یہود اور نصاریٰ کے الفاظ سے کیا گیا ہے، کیونکہ وہ اصل دین توحید ہی کو مانتے تھے اور پھر شرک کرتے تھے۔ بخلاف اِس کے غیر اہل کتاب کے لیے "مشرک" کا لفظ بطور اصطلاح استعمال کیا گیا ہے۔ کیونکہ وہ اصل دین شرک ہی کو قرار دیتے تھے اور توحید کے ماننے سے اُن کو قطعی انکار تھا۔ یہ فرق اِن دونوں گروہوں کے درمیان صرف اصطلاح ہی میں نہیں بلکہ شریعت کے احکام میں بھی ہے۔ اہلِ کتاب کا ذبیحہ مسلمانوں کے لیے حلال کیا گیا ہے اگر وہ اللہ کا نام لے کر حلال جانور کو صحیح طریقہ سے ذبح کریں، اور ان کی عورتوں سے نکاح کی اجازت دی گئی ہے۔ اس کے برعکس مشرکین کا نہ ذبیحہ حلال ہے اور نہ ان کی عورتوں سے نکاح حلال۔

*3 That is, there was no means of their being freed from this state of unbelief except that a clear evidence (of the

truth) should come and make them understand the falsity of every form of *kufr* and its being untrue, and should present the right way before them in a clear and rational way. This does not mean that after the coming of the clear evidence they would give up *kufr* but that in the absence of the clear evidence it was not at all possible that they would be delivered from that state. However, if even after its coming, some of them still persisted in their *kufr*, then they themselves would be responsible for it; they could not complain that Allah had made no arrangement for their guidance. This same thing bas been expressed in the Quran at different places in different ways, e.g. in Surah An-Nahl, Ayat 9, it is said: Allah has taken upon Himself to show the right way; in Surah Al-Lail, Ayat 12, it is said: It is for Us to show the way; in Surah An-Nisa, Ayats 163-165: O! Prophet, We have sent revelation to you just as We had sent it to Noah and other Prophets after him (peace be upon them all)... All these Messengers were sent as bearers of good news and warners so that, after their coming, the people should have no excuse left to plead before Allah; and in Surah Al-Maidah, Ayat 19: O people of the Book, this Messenger of Ours has come to you and is making clear to you the teachings of the right way after a long interval during which there had come no Messengers, lest you should say: No bearer of good news nor warner came to us. Lo, now the bearer of good news and warner has come.

3*یعنی اُن کے اِس حالتِ کفر سے نکلنے کی کوئی صورت اِس کے سوا نہ تھی کہ ایک دلیلِ روشن آکر اُنہیں
کفر کی ہر صورت کا غلط اور خلافِ حق ہونا سمجھائے اور راہِ راست کو واضح اور مدلل طریقے سے ان کے سامنے

پیش کر دے۔ اِس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اُس دلیل روشن کے آجانے کے بعد وہ سب کفر سے باز آجانے والے تھے۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس دلیل کی غیر موجودگی میں تو ان کا اِس حالت سے نکلنا ممکن ہی نہ تھا۔ البتہ اس کے آنے کے بعد بھی اُن میں سے جو لوگ اپنے کفر پر قائم رہیں اُس کی ذمہ داری پھر اُنہی پر ہے، اس کے بعد وہ اللہ سے یہ شکایت نہیں کر سکتے کہ آپ نے ہماری ہدایت کے لیے کوئی انتظام نہیں کیا۔ یہ وہی بات ہے جو قرآن مجید میں مختلف مقامات پر مختلف طریقوں سے بیان کی گئی ہے۔ مثلاً سورۂ نحل میں فرمایا وَعَلَى اللّٰهِ قَصۡدُ السَّبِيۡلِ، "سیدھا راستہ بتانا اللہ کے ذمہ ہے" (آیت ۹)۔ سورہ الیل میں فرمایا اِنَّ عَلَيۡنَا لَلۡهُدٰى، "راستہ بتانا ہمارے ذمہ ہے" (آیت ۱۲)۔ اِنَّاۤ اَوۡحَيۡنَاۤ اِلَيۡكَ كَمَاۤ اَوۡحَيۡنَاۤ اِلٰى نُوۡحٍ وَّالنَّبِيّٖنَ مِنۡۢ بَعۡدِهٖ ــــــ رُسُلًا مُّبَشِّرِيۡنَ وَمُنۡذِرِيۡنَ لِئَلَّا يَكُوۡنَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌ ۢ بَعۡدَ الرُّسُلِ، "(اے نبی) ہم نے تمہاری طرف اُسی طرح وحی بھیجی ہے جس طرح نوح اور اُس کے بعد کے نبیوں کی طرف بھیجی تھی ــــــ اِن رسولوں کو بشارت دینے والا اور خبردار کرنے والا بنایا گیا تاکہ رسولوں کے بعد لوگوں کے لیے اللہ پر کوئی حجت نہ رہے" (النساء، ۱۶۴-۱۶۵)۔ يٰۤاَهۡلَ الۡكِتٰبِ قَدۡ جَآءَكُمۡ رَسُوۡلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمۡ عَلٰى فَتۡرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ اَنۡ تَقُوۡلُوۡا مَا جَآءَنَا مِنۡۢ بَشِيۡرٍ وَّلَا نَذِيۡرٍ، فَقَدۡ جَآءَكُمۡ بَشِيۡرٌ وَّنَذِيۡرٌ، "اے اہلِ کتاب تاکہ تم یہ نہ کہہ سکو کہ ہمارے پاس نہ کوئی بشارت دینے والا آیا نہ خبردار کرنے والا۔ سو لو اب تمہارے پاس بشارت دینے والا اور خبردار کرنے والا آگیا" (المائدہ۔ ۱۹)۔

رَسُوۡلٌ مِّنَ اللّٰهِ يَتۡلُوۡا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ۙ ﴿۲﴾	ایک رسول اللہ کی طرف سے *4 جو پڑھ کر سناتا ہے پاک اوراق۔ *5	2. A Messenger from Allah *4 reciting purified pages. *5

*4 Here, the Prophet (peace be upon him) has been called the clear evidence, for his life before and after Prophethood, his presenting a Book like the Quran in spite of being un-lettered, his bringing about an extraordinary revolution in the lives of the converts to Islam through

education and training, his educating the people in rational beliefs, clean and pure forms of worship, excellent morals and the best principles and injunctions for human life, perfect harmony and agreement between his word and deed, and his constancy of purpose in respect of his message in spite of every kind of resistance and opposition, all these were clear signs of the truth that he was Allah’s Messenger.

*4 یہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بذاتِ خود ایک دلیل روشن کہا گیا ہے، اس لیے کہ آپ کی نبوّت سے پہلے کی اور بعد کی زندگی، آپ کا اُمی ہونے کے باوجود قرآن جیسی کتاب پیش کرنا، آپ کی تعلیم اور صحبت کے اثر سے ایمان لانے والوں کی زندگیوں میں غیر معمولی انقلاب رونما ہو جانا، آپ کا بالکل معقول عقائد، نہایت ستھری عبادات، کمال درجہ کے پاکیزہ اخلاق، اور انسانی زندگی کے لیے بہترین اصول و احکام کی تعلیم دینا، آپ کے قول اور عمل میں پوری پوری مطابقت کا پایا جانا، اور آپ کا ہر قسم کی مزاحمتوں اور مخالفتوں کے مقابلے میں انتہائی اولو العزمی کے ساتھ اپنی دعوت پر ثابت قدم رہنا، یہ ساری باتیں اس بات کی کھلی علامات تھیں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔

*5 Lexically, *suhuf* means written pages, but in the Quran this word has been used as a term for the Books revealed to the Prophets of Allah (peace be upon them); and by the scriptures are meant the scriptures which are free from every mixture of falsehood, every kind of error and moral filth. The full import of these words becomes evident when one studies the Bible (and the books of other religions as well) vis-a-vis the Quran, and finds written in them along with sound teachings such things as are not only opposed to truth and reason but are also morally contemptible. After reading them when one turns to the Quran, one realizes how pure and hallowed this Book is.

*5 لغت کے اعتبار سے تو صحیفوں کے معنی ہیں "لکھے ہوئے اوراق"، لیکن قرآن مجید میں اصطلاحاً یہ لفظ انبیاء علیہم السلام پر نازل ہونے والی کتابوں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ اور پاک صحیفوں سے مراد ہیں ایسے صحیفے جن میں کسی قسم کے باطل، کسی طرح کی گمراہی و ضلالت، اور کسی اخلاقی گندگی کی آمیزش نہ ہو۔ اِن الفاظ کی پوری اہمیت اُس وقت واضح ہوتی ہے جب انسان قرآن مجید کے مقابلے میں بائیبل (اور دوسرے مذاہب کی کتابوں کا بھی) مطالعہ کرتا ہے اور ان میں صحیح باتوں کے ساتھ ایسی باتیں لکھی ہوئی دیکھتا ہے جو حق و صداقت اور عقلِ سلیم کے بھی خلاف ہیں اور اخلاقی اعتبار سے بھی بہت گری ہوئی ہیں۔ اُن کو پڑھنے کے بعد جب آدمی قرآن کو دیکھتا ہے تو اسے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ کتنی پاک اور مطہر کتاب ہے۔

3. Within them are written straight (verses).	جن میں لکھی ہوئی ہیں مستحکم (آیتیں)۔	فِيهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ﴿٣﴾
4. And did not divide those who were given the Scripture until after what had come to them a clear evidence. *6	اور نہیں بٹے فرقوں میں وہ جنہیں دی گئی تھی کتاب مگر اسکے بعد جو کہ آ گئی تھی انکے پاس واضح دلیل۔ *6	وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَٰبَ إِلَّا مِنۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ ﴿٤﴾

*6 That is, the reason why the people of the Book before this were divided into countless sects because of different kinds of errors and deviation, was not that Allah had failed to send a clear evidence from Himself for their guidance, but the fact that they adopted the wrong way after guidance had come from Allah. Therefore, they themselves were responsible for their deviation, for Allah had fulfilled His obligation towards them. Likewise, since their scriptures are no longer pure and their books no longer consist of original and correct teachings, Allah by sending a

Messenger of His, as a clear evidence, with a hallowed Book, containing sound and pure teachings, has again fulfilled His obligation towards them, so that even if after that they remained divided, they themselves should be responsible for it and should have no excuse left to plead before Allah. This has been stated at many places in the Quran, e.g. see Surah Al-Baqarah, Ayats 213, 253; Surah Aal-Imran, Ayat 19; Surah Al-Maidah, Ayats 44-50; Surah Younus, Ayat 93; Surah Ash-Shura, Ayats 13-15; Surah Al-Jathiyah, Ayats 16-18, along with the corresponding notes for full understanding.

6*یعنی اِس سے پہلے اہلِ کتاب جو مختلف گمراہیوں میں بھٹک کر بے شمار فرقوں میں بٹ گئے اُس کی وجہ یہ نہ تھی کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف سے اُن کی رہنمائی کے لیے دلیلِ روشن بھیجنے میں کوئی کسر اٹھا رکھی تھی، بلکہ یہ روِش اُنہوں نے اللہ کی جانب سے رہنمائی آجانے کے بعد اختیار کی تھی، اس لیے اپنی گمراہی کے وہ خود ذمہ دار تھے، کیونکہ ان پر حجت تمام کی جا چکی تھی۔ اِسی طرح اب چونکہ اُن کے صحیفے پاک نہیں رہے ہیں اور ان کی کتابیں بالکل راست اور درست تعلیمات پر مشتمل نہیں رہی ہیں ، اس لیے اللہ تعالیٰ نے ایک دلیلِ روشن کی حیثیت سے اپنا ایک رسول بھیج کر اور اس کے ذریعہ سے پاک صحیفے بالکل راست اور درست تعلیمات پر مشتمل پیش کر کے ان پر پھر حجت تمام کر دی ہے ، تاکہ اس کے بعد بھی اگر وہ متفرِّق رہیں تو اس کی ذمہ داری اُنہی پر ہو، اللہ کے مقابلہ میں وہ کوئی حجت پیش نہ کر سکیں۔ یہ بات قرآن مجید میں بکثرت مقامات پر فرمائی گئی ہے ۔ مثال کے طور پر ملاحظہ ہو، البقرہ، آیات ۲۱۳-۲۵۳۔ آلِ عمران، ۱۹۔ المائدہ، ۴۴ تا ۵۰۔ یونس، ۹۳۔ الشوریٰ، ۱۳ تا ۱۵۔ الجاثیہ، ۱۶ تا ۱۸۔ اس کے ساتھ اگر وہ حواشی بھی پیشِ نظر رکھے جائیں جو تفہیم القرآن میں اِن آیات پر ہم نے لکھے ہیں تو بات سمجھنے میں مزید آسانی ہوگی۔

5. And they were not commanded except to	اور نہیں حکم دیا گیا تھا انکو مگر	وَ مَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ

worship Allah, being sincere to Him in religion, true in faith, and establish the prayer and give the poor due. And that is the correct religion. *7	یہ کہ عبادت کریں اللہ کی خالص کرتے ہوئے اسی کیلئے دین کو یکسو ہو کر اور قائم کریں نماز اور ادا کریں زکوٰۃ اور یہی ہے درست دین ۔ *7	مُخۡلِصِیۡنَ لَهُ الدِّیۡنَ ۙ حُنَفَآءَ وَیُقِیۡمُوا الصَّلٰوةَ وَ یُؤۡتُوا الزَّکٰوةَ وَ ذٰلِكَ دِیۡنُ الۡقَیِّمَةِ ؕ﴿۵﴾

*7 That is, the message of the same religion, which now the Prophet Muhammad (peace be upon him) is preaching, had been given to the people of the Book by the Prophets who came to them and by the Books which were sent among them; they had not been enjoined any of the false belief and wicked deeds which they adopted afterwards and created different sects. Right and correct religion has always been the same: that Allah alone should be served and worshipped exclusively, none else be joined with Him in worship, man should become worshipper of One Allah alone and obedient to His command only, should establish the *salat* and pay the *zakat*. (For further explanation, see E. N. 19 of Surah Al-Aaraf; E.Ns 108, 109 of Surah Younus, E.Ns 43 to 47 of Surah Ar-Room; E.Ns 3, 4 of Surah Az-Zumar). Some commentators have taken the words *din al-qayyimah* in this verse in the meaning of *din al-millat al-qayyimah:* Religion of the righteous community. Some others have taken *qayyimah* in the superlative sense and understood it in the same meaning as we have adopted in our translation.

*7 یعنی جس دین کو اب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیش کر رہے ہیں، اسی دین کی تعلیم اہلِ کتاب کو اُن کے ہاں آنے والے انبیاء اور ان کے ہاں نازل ہونے والی کتابوں نے دی تھی، اور اُن عقائد باطلہ اور اعمالِ فاسدہ میں سے کسی چیز کا اُنہیں حکم نہیں دیا گیا تھا جنہیں اُنہوں نے بعد میں اختیار کر کے مختلف مذاہب بنا ڈالے۔ صحیح اور درست دین ہمیشہ سے یہی رہا ہے کہ خالص اللہ کی بندگی کیجائے، اُس کے ساتھ کسی دوسرے کی بندگی کی آمیزش نہ کی جائے، ہر طرف سے رُخ پھیر کر انسان صرف ایک اللہ کا پرستار اور تابعِ فرمان بن جائے، نماز قائم کی جائے، زکوٰۃ ادا کی جائے (مزید تشریح کے لیے ملاحظہ ہو تفہیم القرآن، جلد دوم، الاعراف، حاشیہ ۱۹۔ یونس، حواشی ۱۰۸-۱۰۹۔ جلد سوم، الروم، حواشی ۴۳ تا ۴۷۔ جلد چہارم، الزمر، حواشی ۳-۴)۔

اس آیت میں دین القیمۃ کے جو الفاظ آئے ہیں ان کو بعض مفسرین نے دین الملۃ القیمۃ یعنی "راست رو ملت کا دین" کے معنی میں لیا ہے اور بعض اسے اضافت صفت الی الموصوف قرار دیتے ہیں اور قیمہ کی ہ کو علّامہ کی طرح مبالغہ کی ہ قرار دیتے ہیں۔ ان کے نزدیک اس کے معنی وہی ہیں جو ہم نے ترجمہ میں اختیار کیے ہیں۔

اِنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا مِنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ وَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ فِىۡ نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَا ؕ اُولٰٓـئِكَ هُمۡ شَرُّ الۡبَرِيَّةِ ؕ ﴿۶﴾

بیشک وہ جنہوں نے کفر کیا اہل کتاب میں سے اور مشرکوں میں سے وہ ہوں گے آگ میں دوزخ کی۔ ہمیشہ رہیں گے وہ اسی میں۔ یہی لوگ ہیں وہ بدتر تمام خلقت سے۔ *9

6. Indeed, those who disbelieved among the People of the Scripture, and those who associate shall be in the fire of Hell, abiding eternally therein. Such are those, the worst of creatures. *9

*8 Disbelieved: Refused to acknowledge the Prophet Muhammad (peace be upon him) as Allah’s Messenger.

The meaning is that the end of those from among the mushriks and the followers of the Book, who have not acknowledged the Messenger whose emergence by itself is a clear evidence, and who is reciting to them hallowed pages containing sound and correct teachings, will be as is being described below.

8*یہاں کفر سے مراد محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ماننے سے انکار کرنا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ مشرکین اور اہلِ کتاب میں سے جن لوگوں نے اس رسول کے آجانے کے بعد اُس کو نہیں مانا جس کا وجود خود ایک دلیلِ روشن ہے اور جو بالکل درست تحریروں پر مشتمل پاک صحیفے اُن کو پڑھ کر سنا رہا ہے، اُن کا انجام وہ ہے جو آگے بیان کیا جا رہا ہے۔

*9 That is, they are worse than all creatures of God, even animals, for the animals do not possess reason and power, but these people reject the truth in spite of having reason and authority.

9*یعنی خدا کی مخلوقات میں اُن سے بدتر کوئی مخلوق نہیں ہے حتیٰ کہ جانوروں سے بھی گئے گزرے ہیں، کیونکہ جانور عقل اور اختیار نہیں رکھے، اور یہ عقل اور اختیار رکھتے ہوئے حق سے منہ موڑتے ہیں۔

7. Indeed, those who believed and did righteous deeds. Such are those, the best of creatures. *10	بیشک وہ جو ایمان لائے اور کرتے رہے نیک عمل۔ یہی لوگ ہیں وہ بہتر تمام خلقت سے۔ *10	اِنَّ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰٓـئِكَ هُمۡ خَيۡرُ الۡبَرِيَّةِ ؕ‏ ﴿۷﴾

*10 That is, they are superior to all creatures of God, even to the angels, for the angels do not have the power to disobey, and these people adopt Allah’s obedience in spite of having the power to disobey Him.

10*یعنی وہ خدا کی مخلوقات میں سے ہیں، حتیٰ کے ملائکہ سے بھی افضل و اشرف ہیں، کیونکہ فرشتے نافرمانی کا اختیار ہی نہیں رکھتے اور یہ اُس کا اختیار رکھنے کے باوجود فرمانبرداری اختیار کرتے ہیں۔

جَزَآؤُهُمۡ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ جَنّٰتُ عَدۡنٍ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَاۤ اَبَدًا ؕ رَضِىَ اللّٰهُ عَنۡهُمۡ وَرَضُوۡا عَنۡهُ ؕ ذٰلِكَ لِمَنۡ خَشِىَ رَبَّهٗ ۝٨	انکا صلہ انکے رب کے پاس ہونگے باغات ہمیشہ رہنے کے بہ رہی ہیں جنکے نیچے نہریں۔ وہ رہیں گے ان میں ہمیشہ۔ راضی ہوا اللہ ان سے اور وہ راضی ہوئے اس سے۔ یہ ہے اسکے لئے جو ڈرا اپنے رب سے۔ *11	8. Their reward with their Lord shall be Gardens of Eternity, flow beneath which rivers, they shall abide therein forever. Allah being pleased with them and they being pleased with Him. That is for him who feared his Lord. *11

*11 In other words, the person who did not live in the world fearlessly and independent of God, but feared Him at every step lest he should do something which might entail His wrath and punishment, will have this reward reserved for him with Allah.

11*بالفاظِ دیگر جو شخص خدا سے بے خوف اور اس کے مقابلہ میں جری و بیباک بن کر نہیں رہا بلکہ دنیا میں قدم قدم پر اِس بات سے ڈرتے ہوئے زندگی بسر کرتا رہا کہ کہیں مجھ سے ایسا کوئی کام نہ ہو جائے جو خدا کے ہاں میری پکڑ کا موجب ہو، اس کے لیے خدا کے پاس یہ جزا ہے۔